زیادہ کام کرنے والے شریک کی اجرت فکس کرنا کیسا؟

ریفرینس نمبر:IEC-0065 تاریخ:09-09-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم تین دوست مل کر پارٹنرشپ کرنا چاہتے ہیں، رقم بھی سب کی برابر ہوگی اور نفع بھی تینوں برابر بانٹیں گے، ہم میں سے دو پارٹنرز دوکان پر پارٹ ٹائم وقت دیں گے جبکہ ایک پارٹنر مکمل وقت دے گا اور کام بھی زیادہ کرے گا تو کیا اس پارٹنر کی نفع کے علاوہ ماہانہ الگ سے کوئی تنخواہ(Salary) مقرر(fix) کی جاسکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں زیادہ کام کرنے والے پارٹنر کی نفع کے علاوہ ماہانہ سیلری (اجرت) فکس کرنا، جائز نہیں۔

مسئلے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ شریعت مطہرہ نے ملازم(Employee) رکھنے کے جو اصول بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اپنے ہی کام کے لئے ملازم(Employee) نہیں بن سکتا۔ سیلری مقرر نہ کیے جانے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ ایک پارٹنر کے لئے سیلری فکس کرنا شرکت کے منافی(Against) ہے کیونکہ شراکت داری(Partnership) ایک ایسا عقد (Agreement) ہے جس میں تمام شراکت دار(Partners) اصل رقم اور نفع دونوں میں شریک ہوتے ہیں، مذکورہ طریقے کے مطابق ایک پارٹنر کی تنخواہ(Salary) مقرر(fix) کردینے کے بعد ممکن ہے کبھی کاروبار میں نفع فقط اتنا ہی ہو جتنی اس ایک شریک(Partner) کی رقم مقرر(fix) کردی گئی، تب تو دیگر شرکاء کی نفع میں بالکل بھی شرکت نہیں ہوگی۔

مذکورہ ناجائز صورت کا متبادل جائز طریقہ

پارٹنرشپ میں زیادہ کام کرنے والے پارٹنر کو زیادہ نفع دینا چاہتے ہیں تو اس کی جائز صورت یہ ہے کہ باہمی رضامندی (Mutual Understanding) سے زیادہ کام کرنے والے پارٹنر کے لئے نفع(Profit) کا تناسب(Ratio) زیادہ مقرر کر لیا جائے تو زیادہ کام کرنے والے کا زیادہ نفع لینا جائز ہوجائے گا۔

سوال میں پوچھی گئی صورت کے ناجائز ہونے پر کتب فقہ سے جزئیات ملاحظہ ہوں:

غایۃ البیان میں ہے:"قال محمد: کل شی استاجر من صاحبہ مما یکون عملا فانہ لا یجوز و ان عملہ فلا اجر لہ"یعنی: امام محمد نے فرمایا کہ: کسی بھی شریک کا مشترکہ سامان میں اجرت پر کام کرنا جائز نہیں اور اگر اس نے بطور اجیر کام کیا تو اسے اجرت نہیں ملے گی۔

(غاية البيان، جلد13، صفحہ398، دار الضیاء کویت)

غایۃ البیان ہی میں اس کی علت یوں بیان کی گئی ہے کہ: ”لانه عامل لنفسه، والانسان لايستحق على عمله لنفسه اجرا، لانه لايتميز نصيبه من نصيب شريكه، لكونه شائعا، فيكون عاملا لنفسه في كل جزء من المعقود عليه“ یعنی: یہ تو اپنا ہی کام خود کرنا ہوا اور بندہ اپنا کام خود کرنے پر اجرت کا مستحق نہیں ہوتا، نیز مشاع سامان ہونے کی وجہ سے بندہ اپنا اور اپنے شریک کا حصہ الگ نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے بطور اجارہ کیا جانے والا ہر کام اس کا اپنے لئے کرنا قرار پائے گا۔

(غاية البيان، جلد13، صفحہ397، دار الضیاء کویت)

در مختار میں ہے: ”(ولو) استاجره (لحمل طعام) مشترك (بينهما فلا اجرله) لانه لايعمل شيئا لشريكه الا ويقع بعضه لنفسه فلايستحق الاجر“ یعنی: اگر ایک شریک مشترکہ سامان کو اٹھانے کے لئے اجیر بنا تو اس کو اجرت نہ ملے گی کیونکہ جو کچھ اس نے اٹھایا اس میں شریک کے ساتھ اس کا اپنا حصہ بھی ہے جس کی وجہ سے وہ اجرت کا مستحق نہیں ہوگا۔

(درالمختار مع ردالمحتار، جلد9، صفحہ82، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”شریک کو مال مشترک میں تصرف کرنے کے لئے اجیر کرنا اصلاً جائز نہیں۔“

(فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ108، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بہار شریعت میں ہے: ”دو شخصوں میں غلہ مشترک ہے اس مشترک غلہ کے اُٹھانے کے لیے ایک نے دوسرے کو اجیر کیا دوسرے نے اُٹھایا اس کو کچھ مزدوری نہیں ملے گی کہ جو کچھ یہ اُٹھارہا ہے اُس میں خود اس کا بھی ہے لہٰذا اس کا کام خود اپنے لیے ہوا مزدوری کا مستحق نہیں ہوا۔“

(بہار شریعت، جلد03، صفحہ152، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

در مختار میں ہے: ”(شرطها) اى شركة العقد (عدم مايقطعها كشرط دراهم مسماة من الربح لاحدهما) لانه قد لايربح غير المسمى (وحكمها الشركة فى الربح)“ یعنی: شرکت عقد کی ایک شرط یہ ہے کہ شرکت میں کوئی ایسی چیز نہ پائی جائے جو شرکت کو قطع کر دے جیسے دو شریکوں میں سے ایک کے لئے نفع میں سے معین (Fix) درہموں کی شرط لگانا کیونکہ کبھی ان معین درہموں کے علاوہ کوئی نفع ہی نہیں ہوتا اور شرکت عقد کا حکم نفع میں شرکت ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ عبارت کے تحت فرماتے ہیں: ”فيلزم انتفاء حكمها لولم يربح غير المسمى“ یعنی: اگر معین دراہم کے سوا کچھ نفع ہی نہ ہوا تو شرکت کا حکم ہی ختم ہو جائے گا۔

(درالمختار مع ردالمحتار، جلد6، صفحہ468، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"شرکت ایک عقد ہے جس کا مقتضٰی دونوں شریکوں کا اصل و نفع دونوں میں اشتراک ہے، ایک شریک کے لئے معین تعداد زر مقرر کرنا قاطع شرکت ہے کہ ممکن کہ اسی قدر نفع ہو تو کلی نفع کا یہی مالک ہو گیا، دوسرے شریک کو کچھ نہ ملا تو ربح (نفع) میں شرکت کب ہوئی۔"

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ371، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بہار شریعت میں ہے:"یہ بھی ضرور ہے کہ ایسی شرط نہ کی ہو جس سے شرکت ہی جاتی رہے مثلاً یہ کہ نفع دس روپیہ میں لوں گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کُل دس ہی روپے نفع کے ہوں تو اب شرکت کس چیز میں ہو گی۔"

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ491، مکتبۃ المدینہ کراچی)

زیادہ کام کرنے والے کے لئے نفع میں سے زیادہ حصہ بھی مقرر کیا جا سکتا ہے جیسا کہ بہار شریعت میں ہے:"اگر کام دونوں کریں گے مگر ایک زیادہ کام کرے گا دوسرا کم اور جو زیادہ کام کرے گا نفع میں اُس کا حصہ زیادہ قرار پایا یا برابر قرار پایا یہ بھی جائز ہے۔"

(بہار شریعت، جلد02، صفحہ499، مکتبۃ المدینۃ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

22صفر المظفر1445ھ/09ستمبر2023ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
Email:appointment@iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ